بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہادت حضرت امام علی نقی

آقا علی نقی تمہیں صد لاکھوں سلام آقا علی نقی دو جہاں کے ہو تم امام
آقا علی نقی تیرا عرش خدا پہ نام آقا علی نقی کریں تجھکو ملک سلام

کہتی زمیں ہے تمکو سلام اور فلک سلام
جن و بشر ہیں کہتے سلام اور ملک سلام

پیدا ہوئے تو چہرے سے چمکا خدا کا نور ساری زمیں پہ چرخ پہ چھایا خدا کا نور
یہ معجزہ تمھارا دکھایا خدا کا نور ارض و سما پہ شان سے چھایا خدا کا نور

شمع امامت آئی منور جہان میں
نور خدا تھا چھایا زمیں آسمان میں

آئے جہاں میں اور سر طاعت جھکا دیا اور رب کائنات کو سجدہ ادا کیا
کیا عبدیت ہے سارے جہاں کو دکھا دیا۔ قرآں کے آگے آپ نے قرآں سنا دیا

لاریب بولتا ہوا قرآن تھے نقی
واللہ بولتا ہوا قرآن تھے نقی

دست امامت اور یہ قدرت کا تھا اثر　　دست امامت اور وہ سنگ ریزوں پر مہر
دست امامت اور یہ عظمت کا تھا اثر　　دست امامت اور بنی ریت بھی گہر

اعجاز یہ جہان کو تم نے دکھا دیا
مٹی اٹھائی ہاتھ میں سونا بنا دیا

مولا نقیؑ جہان میں تھے حجت خدا　　یعنی زمیں زمان میں تھا حکم آپکا
اک روز ساحروں نے سحر جسگھوی کیا　　آقا نقیؑ نے شیر کی تصویر سے کہا

زندہ ہو معجزہ میرا جگ کو دکھائیو
ساحر جو سحر کرتے ہیں تم انکو کھائیو

قالیں کا شیر حکم پہ یوں زندہ ہو گیا　　اک ایک کر کے ساحروں کو اس نے کھا لیا
یوں اختیار حجتِ رب کا عیاں ہوا　　دشمن جو باد شاہ تھا وہ کانپنے لگا

کیا ہوتا ہے امام یہ شہ نے بتا دیا
فرعونیت کے فرق کو شہ نے جھکا دیا

حاکم نے چاہا ظلم سے بیجان ہوں امام　　اک برکت السباع درندوں کا تھا مقام
بھیجا وہاں کہ آپکا بس کام ہو تمام　　خوں خواروں کے تھے بیچ میں شاہ فلک مقام

ظاہر امامِ پاک کے رتبے بڑے ہوئے
سر کو جھکائے گرد تھے حیواں کھڑے ہوئے

حیواں بھی جانتے تھے کہ دو جگ کے ہیں امام ۔ سب پر امامِ پاک کا واجب ہے احترام
حاکم مِصر تھا زندہ نہ ہوئیں شہ انام ۔ ایسا ستم کیا لرزا اٹھے فلک تمام

اک سال ظلمِ قید سے دل کو ہلا دیا
بیکس نقیؑ کو زہر ہلاہل پلا دیا

وہ زہر اور نبی کا پسر وامصیبتا تن میں تھا ہائے سم کا اثر وامصیبتا
تھے بیقرار نیک سیر وا مصیبتا کٹتا تھا تیغ سم سے جگر وا مصیبتا

بیکس نقیؑ جو درد سے بیتاب ہوتے تھے
جنت میں مصطفیٰؐ و یداللہ روتے تھے

اس زہر کے کلیجے پہ صدمے گذر گئے مسموم ہو کے سید مظلوم مر گئے
سم سے تڑپ تڑپ کے جہاں سے گذر گئے روتے ہیں عسکریؑ کہ میرے بابا مر گئے

صدمہ سے عسکریؑ کا جگر پاش پاش ہے
آنکھوں کے آگے ہائے جو بابا کی لاش ہے

آتی ہے فاطمہؑ کی صدا ہائے اے نقیؑ ۔ ظالم نے تجھکو زہر دیا ہائے اے نقیؑ
غربت میں تجھکو آئی قضا ہائے اے نقیؑ ۔ مسموم ہو کے کوچ کیا ہائے اے نقیؑ

سم کھایا تڑپے اور جہاں سے گذر گئے
مظلومیت سے ہائے میرے لال مر گئے

www.e-marsiya.com

اے شیعو اٹھ رہا ہے جنازہ امام کا   دلکو دُکھا رہا ہے جنازہ امام کا
سبکو رُلا رہا ہے جنازہ امام کا   تربت کو جا رہا ہے جنازہ امام کا

تربت میں سونے بیکس و مظلوم جاتا ہے
شیعہ ہر ایک آنکھوں سے آنسو بہاتا ہے

شیعوں نے وہ جنازہ اتارا مزار میں   اس سبز تن کو ہائے لٹایا مزار میں
تلقین پڑھ کے شانہ ہلایا مزار میں   لاشہ غریب کا وہ سلایا مزار میں

سم کھایا تڑپے درد سے بے جان ہوگئے
غربت میں جاں چلی گئی تربت میں سو گئے

www.emasyah.com